رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | ہفتہ ۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ ۶ نبوت ۱۳۶۱ ہش ۶ نومبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۴۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۴ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت آج اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام خصوصی توجہ اور دلی التزام سے دعاؤں میں مصروف رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو ہر لحاظ سے مکمل صحت یابی عطا کرے اور اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس

آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں عنقریب صبح صادق ہونیوالی ہے

"اے عزیزو! اے پیارو!! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو کہ کامل علم کا ذریعہ خدائے تعالیٰ کا الہام ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا..... وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تاکہ تم اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو؟ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو، مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اس ہُوا کے حاجتمند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہے۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو آپ اپنے وجود کا پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے۔ مبارک وہ جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں وہی خدا جس پر کوئی گردش اور مصیبت نہیں آتی جس کے جلال کی چمک پر کبھی حادثہ نہیں پڑتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

مجلس انصار اللہ نائیجیریا کے نویں سالانہ اجتماع میں ۴۰۰ نمائندوں کی شرکت

مجلس انصار اللہ نائیجیریا کا نواں اجتماع کامیابی کے ساتھ تین اکتوبر کو بینن شہر میں انجام پذیر ہوا۔ تقریباً ۴۰۰ نمائندوں نے تمام ملک سے شرکت کی۔

امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ ہدایت جو حضور نے سپین میں ارشاد فرمائی تھیں سب کو پہنچائیں اور ممبروں پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگی اسلام کے مطابق ڈھالیں اور حضرت اقدس کی کتب پڑھیں امیر صاحب نے زور دیکر کہا کہ اپنا ماہانہ چندہ باقاعدہ اور شرح کے مطابق ادا کریں۔

مقامی روزنامہ آبزرور نے ہماری کانفرنس کے بارے میں ۳ اکتوبر کی اشاعت میں مفصل خبر دی اجتماع پر تقاریر کا مقابلہ ہوا اور امیر صاحب نے انعامات تقسیم کیے۔

(مرسلہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اخبار کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ مینجر

مسجد بشارت سپین میں زائرین کی دلچسپی

پیدرو آباد سپین سے مبلغ اسلام مکرم میر محمود احمد صاحب نے اپنی رپورٹ کارکردگی محررہ یکم اکتوبر ۱۹۸۲ء میں تحریر فرمایا ہے کہ زائرین متواتر مسجد دیکھنے کے لیے انفرادی اور اجتماعی طور پر آرہے ہیں۔ انہیں زبانی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی دیا جاتا ہے۔ ایک روز ایک گروپ سات افراد پر مشتمل آیا یہ سبھی گونگے اور بہرے تھے۔ صرف اشاروں کی زبان سمجھتے تھے۔ لیکن سبھی ماشاء اللہ ذہین تھے ان سے اشاروں سے ہی بات ہوتی رہی بعض نے لکھ کر سوال کیے جس کے جوابات دیئے گئے۔

ایک دوسرے گروپ میں سپینش "مارمول" نامی آئے جنہوں نے امریکہ تعلیم حاصل کی اور وہیں پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ اُن کے خاندان میں باوجود عیسائی ہونے کے بعض اسلامی روایات مثلاً ختنہ وغیرہ ابتک چل رہی ہے۔ ان کا نام "مارمول" دراصل "امیر المومنین" کی تبدیل شدہ شکل ہے۔ ان کے والد بھی ان کے ہمراہ تھے۔ جو سپینش آرمی کے جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ عید کی تقریب پر بعض غیر مسلم خواتین بھی مسجد میں آئیں۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

انٹرنیشنل نمائش نیروبی میں جماعت احمدیہ کا سٹال

مکرم جمیل الرحمان صاحب رفیق مبلغ انچارج وامیر کینیا مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء کے خط میں اطلاع دیتے ہیں کہ عید کے روز نیروبی میں چھ روزہ انٹرنیشنل نمائش شروع ہوئی اس میں ہم نے بھی سٹال کے لئے جگہ حاصل کی۔ مکرم مولوی محمود احمد منیب اور مکرم حافظ محمد صدیق مبلغین سلسلہ کو بھی اس غرض کے لئے نیروبی بلا لیا تھا عید کے روز دوپہر کے کھانے کے بعد ہم نے اپنا سٹال کھول دیا۔ اس کی تیاری عید سے دو روز قبل ہی کر لی گئی تھی۔ یہ نمائش چھ روز جاری رہی۔ سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگ سٹال دیکھنے آتے رہے سینکڑوں پمفلٹ مفت تقسیم کئے گئے۔ ۱۶۳۱ شلنگ کی کتب فروخت ہوئیں۔ سٹال پر مختلف بورڈ آویزاں کئے گئے تھے جن پر دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی تصاویر چسپاں کی گئی تھیں ایک بورڈ پر مسجد سپین کے سنگ بنیاد کی تقریب کی تصاویر، نیز مسجد بشارت کے مختلف مناظر تھے مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بھی نمائش میں رکھے تھے۔ ایک سپیانوی میگزین بھی زائرین کی دلچسپی کا موجب تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تصویر

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

۵ نبوت ۱۳۶۱ ہش

نافرمان قوموں کی پرانی ریت

لوگوں کے ایک دفعہ گمراہ ہونے کے بعد ہدایت کی طرف واپس نہ آنے کا سب سے بڑا سبب اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر کان نہیں دھرتے اور جب انہیں گزشتہ نافرمان اور گمراہ قوموں کا انجام یاد دلایا جاتا ہے تو وہ عبرت نہیں پکڑتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود بُرے انجام سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ اس نے ہر زمانہ کے لوگوں کو مخاطب کرکے بار بار یہی کہا کہ:۔

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۴)

ترجمہ:۔ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

یہ آیت قرآن کریم میں بار بار آتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ گزشتہ قوموں میں جب بھی گمراہی پھیلی اور خدا تعالےٰ نے انہیں راہِ راست پر لانے کے لئے کوئی نصیحت کرنے والا بھیجا تو لوگوں نے اس کی نصیحت پر کان نہیں دھرا۔ وہ روگردانی ہی اختیار کرتے اور کیفرِ کردار کو پہنچتے رہے۔ حالانکہ اگر وہ نصیحت حاصل کرتے اور سابقہ نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت پکڑتے تو وہ بُرے انجام سے بچ جاتے۔ نصیحت نہ پکڑ کر اور عبرت حاصل نہ کرکے وہ اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ انسانوں کی اس ناعاقبت اندیشی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الروم آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ:۔ کیا وہ زمین میں نہیں پھرے اور یہ نہیں دیکھا کہ جو اُن سے پہلے لوگ تھے ان کا انجام کیا ہوا تھا؟ وہ اِن سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین کو خوب اُکھیڑا (یعنی ہل چلایا) تھا اور اُسے اس سے زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے کیا ہے اور اُن کے رسول ان کے پاس دلائل لے کر آئے تھے۔ کیونکہ اللہ کی شان کے مطابق نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ پھر اُن لوگوں کا جنہوں نے بُرے کام کئے تھے۔ اللہ کی آیات کا انکار کرنے کی وجہ سے بُرا ہی انجام ہوا اور وہ اللہ تعالےٰ کی آیات سے ہنسی کیا کرتے تھے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ بلا استثنا ہر زمانہ کی نافرمان اور بداعمال قوموں نے اپنے سے پہلے زمانہ کی نافرمان اور بداعمال قوموں کی روش اور ان کے بُرے انجام سے کوئی عبرت نہ پکڑی اور قطعاً کوئی نصیحت حاصل نہ کی بلکہ اندھا دھند اسی راستہ پر چلتی چلی گئیں جس پر پہلی قومیں چلی تھیں اور بالآخر اسی قسم کے انجام سے دوچار ہوئیں جن سے پہلی قومیں دوچار ہوئی تھیں۔ ہر زمانہ کی نافرمان اور بداعمال قوموں کی یہی یکساں روش اور طرزِ عمل کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالےٰ کو ہر بار دوہرائی جانے والی روش کے ضمن میں کسی استثناء کے بغیر یہ کہنا پڑا:۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الزخرف آیات ۷، ۸)

ترجمہ:۔ اور ہم نے پہلی قوموں میں بہت سے نبی بھیجے۔ ان کے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا کہ وہ اُس سے ہنسی نہ کرتے ہوں (یعنی ہر نبی سے ہی انہوں نے ہنسی کی)

پھر نافرمان اور بداعمال قوموں کی کبھی نہ زائل ہونے والی عادتِ مستمرہ کے طور پر اس افسوسناک حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے مزید فرمایا:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو وہ اس کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ (اور تمسخر کرنے لگتے ہیں)

اگر کسی زمانہ میں کوئی قوم ایسی بھی گزری ہوتی کہ جس نے سابقہ نافرمان قوموں کے برخلاف قومی سطح پر نصیحت قبول کرکے اور سابقہ قوموں کے انجام سے عبرت پکڑ کر خدا تعالےٰ کے مبعوث کردہ مامور سے تمسخر کرنے کی بجائے اسے یکدم قبول کر لیا ہوتا تو خدا تعالےٰ اس قطعیت کے ساتھ یہ نہ کہتا کہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جسے اس کی قوم نے حقارت کی نظر سے نہ دیکھا ہو اور اسے تضحیک کا نشانہ نہ بنایا ہو اور وہ بلا استثناء تمام ہی اقوام کے اس یکساں طرزِ عمل پر افسوس کا اظہار نہ کرتا۔ یہ تو شروع ہی سے اقوامِ عالم کی پرانی ریت ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے ناصح کی نصیحت پر کبھی کان نہیں دھرتیں اور کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہیں رہتیں۔

نافرمان قوموں کی اس پرانی ریت کے باوجود بالآخر غالب اللہ تعالےٰ کے مبعوث کردہ مامور اور ان پر ایمان لانے والے معدودے چند افراد ہی آتے ہیں اور اس لئے آتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ازل سے ہی یہ اعلان کر رکھا ہے کہ:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ (المومن آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

سرزمینِ سپین سے خطاب

(یہ نظم مسجد بشارت پیدرو آباد سپین کے افتتاح کے موقع پر سرزمین سپین میں لکھی گئی)

مراسم تجھ سے ہیں اپنے پرانے
ہم آئے ہیں تجھے پھر سے سجانے

ترے چہرے سے شرک و کفر دھو کر
ہم آئے ہیں تجھے دُلہن بنانے

تائیدِ خدائے دو جہاں پھر
ہم آئے ہیں تجھے کلمہ پڑھانے

شہیدوں کے لہو نے ہے پکارا
گئی تھی روحِ طارق بھی بلانے

ہمیں نے تجھ کو امن و آشتی دی
تجھے کیا یاد ہیں گزرے زمانے؟

یہیں سے روشنی یورپ نے پائی
حقائق بن گئے لیکن فسانے

ہمارا کارواں جب جا چکا تو
لگی تجھ کو بھی پھر سے نیند آنے

شراب و شرک و معصیت میں ڈوبے
تجھے اب ہو گئے صدیاں زمانے

غلامانِ محمد آ رہے ہیں
تجھے اس خوابِ غفلت سے جگانے

پکارا مصلحِ موعودؓ نے تھی
دُعا دی ناصرِ دینِ ہدیٰ نے

امامِ وقت خود آئے ہیں یاں پر
بإذنِ اللہ تیری بگڑی بنانے

مبارک ہو تجھے "مسجد بشارت"
تجھے بخشی ہے نعمت یہ خدا نے

مبارک تجھ کو کہنے آج آئے
جہاں بھر سے لئے مومن خزانے

خزانے جو مسیحا ساتھ لائے
ہم آئے ہیں انہیں یاں پر لٹانے

دعائے دردِ دل ہے شاعری کیا
حقائق ہیں نہیں ہیں یہ فسانے

مبارک ہو ظفر بھائی مبارک
لگی ہے تیری محنت بھی ٹھکانے

اٹھا ہے نعرۂ تکبیر پھر سے
اٹھی ہیں پھر سے اندلس سے اذانیں

الا یا نغمۂ توحید یارو
خوشی سے حمد کے گاؤ ترانے

پڑھو نعتِ نبیؐ آزاد ہو تم
ہر اک زنجیر توڑی ہے خدا نے

شکستِ جبر سے ثابت ہوا یہ
کہ پائی فتح پھر صدق و صفا نے

ہم آئے ہیں تجھے کلمہ پڑھانے
ہم آئے ہیں تری بگڑی بنانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کی تائید میں

آسمانی بشارات

(۴۵)

۶۱-۱۹۶۰ء کی ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ربوہ میں گولبازار کے ساتھ ریلوے کراسنگ کے قریب ایک عمارت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے میرے لئے ایک وسیع دعوت کا بندوبست فرمایا ہے۔ میں حضور کے سامنے بیٹھا ہوں حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ حضور کے بالکل ساتھ اور حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ ان کے بعد بیٹھے ہیں ان کے بعد دو چھوٹے چھوٹے لڑکے دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہیں۔ یہ چھوٹے بچے کھانے کی ٹرے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پیش کرتے ہیں وہ یہ ٹرے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ کو پیش کرتے ہیں اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ ہمارے آگے رکھتے ہیں

اس خواب کے دیکھنے کے بعد میں نے ملتان میں میڈیکل سٹور کھولا اور سوچا کہ شاید یہ خواب اس دکان کے بابرکت ہونے کے بارہ میں ہے لیکن جب ۱۹۶۵ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث بن گئے تو میں سمجھا کہ وہ قطار جو میں نے دیکھی تھی وہ دراصل خلفاء احمدیت کی قطار تھی۔

(بشیر احمد۔ جنرل سیکرٹری حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی۔ کراچی)

(۴۶)

خاکسار کے بیٹے عزیز ڈاکٹر مبشر احمد مرزا حال میڈیکل آفیسر دولتالہ ضلع راولپنڈی نے ۱۹۷۴ء میں ایک خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان وسیع ہال ہے۔ جسے شاہانہ نوعیت کے فرنیچر اور پردوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس میں رسم تاج پوشی کے لئے عمائدین کی ایک بڑی تعداد جمع ہے۔ اس تقریب میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے سر پر ایک خوبصورت تاج شاہی پہنایا جاتا ہے۔

(بشیر احمد مرزا راجوری۔ صدر جماعت احمدیہ چک جمال ضلع جہلم)

(۴۷)

۱۹۵۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نوجوانوں کو درود شریف بکثرت پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ چنانچہ عاجز نے نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس کا ورد اپنا معمول بنا لیا۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ بھی رکھنا شروع کیا۔ ایک روز سحری کے وقت درود شریف کا ورد کرتے ہوئے آنکھ لگ گئی۔ دیکھا کہ میں مسجد مبارک میں داخل ہو رہا ہوں۔ ہر طرف چاندنی ہی چاندنی ہے۔ جتنی تیزی سے ورد کرتا ہوں سرور بڑھتا جاتا ہے۔ اور چاندنی واضح ہوتی جاتی ہے محراب میں حضرت بابا گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ جیسی بزرگ شبیہ کی صورت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد نور کا ہالہ اس قدر تیز ہے کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ باوجود کوشش کے شبیہ مبارک پر نظر نہیں ٹکتی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف حضور سیدنا مسیح موعود ہیں اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول تشریف فرما ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے نور کا ہالہ چلتا ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود کے جسم مبارک سے گزر کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف جاتا ہے۔ ان تینوں مقدس ہستیوں کے سامنے درمیان میں حضرت مصلح موعود ہیں ان پر بھی نورانی شعاعیں پڑ رہی ہیں۔ ان کے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ اس کے بعد ۹ شبیہیں دیکھیں لیکن ان کے چہرے ذہن میں محفوظ نہیں رہے۔

میں نے یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھی حضور نے فرمایا بڑی مبارک بڑی مبارک، بڑی مبارک خواب ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ملیں۔ حضرت میاں صاحب سے ملاقات ہوئی تو دس پندرہ دفعہ سے زائد مجھ سے نظارہ سنا۔ اور بار بار سوالات بیچ میں کرتے رہے۔ پھر فرمایا کسی سے خواب بیان نہیں کرنی۔ خلافت ثالثہ کا انتخاب ہوا تو پھر یہ نظارہ لکھ کر بھجوا دیا حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے ذریعے پیغام ملا کہ حضور فرماتے ہیں کہ خواب آگے بیان نہیں کرنی۔ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو خواب میں پگڑی باندھے دیکھا تھا۔ اس بناء پر کبھی کبھی کہا کرتا تھا کہ حضور پگڑی باندھا کریں حضور فرمایا کرتے میں پگڑی کے لوازمات پورے نہیں کر سکتا اس لیے پگڑی نہیں پہنتا۔

(مرزا عبد الرشید۔ وکالت تبشیر۔ ربوہ)

(۴۸)

غالباً چار پانچ جون ۱۹۸۲ء کی تاریخ تھی دوپہر کا وقت تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ قصر خلافت میں جمع ہیں اور پریشانی سے سر جھکائے ہوئے کھڑے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا اسلام آباد سے یہاں پہنچنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس فضا کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے جماعت پر کوئی بہت مشکل وقت آپڑا ہے۔ تمام لوگ بے چینی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہیں۔ کہ یکدم اسی مجمع میں میری نظر لوگوں میں گھرے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ پر پڑتی ہے۔ جو ان سب میں نمایاں اور ممتاز نظر آرہے ہیں۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گئی۔ (فردوس کوثر اہلیہ نذیر احمد بلال دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

(۴۹، ۵۰)

۳ر۴ر جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی رات خاکسار نے ۴ بجے شب کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے جس کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ سر پر پگڑی ہے اور چہرہ ہشاش بشاش ہے کچھ دوست ذرا اِدھر اُدھر ہٹ کر کھڑے ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ آج حضور کی صحت ٹھیک ہے چلو مصافحہ کریں۔ باغیچہ کے ایک طرف سے آگے بڑھا تو دیکھتا ہوں کہ کرسی پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تشریف فرما ہیں خاکسار اس سوچ میں غور کرنے لگا کہ ابھی ابھی تو اس کرسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف فرما تھے اور اب میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو دیکھ رہا ہوں۔ معاً آنکھ کھل گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد حضور رحمہ اللہ کے جنازہ میں شرکت کے لیے جا رہا تھا گاڑی میں سیٹ پر ہی نوافل ادا کئے اتنے میں غنودگی سی طاری ہوئی اور ایک آواز میرے کان میں گونجی۔

"انتشار سے بچنا ہے تو مرزا طاہر احمد کی بیعت کر لو" (ماسٹر فضل الدین طارق ابن چوہدری اکبر علی صاحب صحابی مرحوم کنری۔ سندھ)

(۵۱)

مورخہ ۹ر جون ۱۹۸۲ء بروز بدھ دن کے ایک بجے میں اپنے گھر میں سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ مسجد مبارک میں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اور صفوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نماز ظہر کا وقت ہوتا ہے تو مجھے نماز پڑھانے کے لیے کہا جاتا ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ مجھے کس نے نماز پڑھانے کے لیے کہا میں نماز ظہر پڑھاتا ہوں۔ نماز ختم ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو جو کہ محراب کی دائیں طرف دوسری صف میں نماز پڑھنے کے بعد تشریف رکھتے ہیں۔ محراب میں بلایا گیا تو تمام احباب آپ کو بڑے شوق سے دیکھنے لگے اور سب کی توجہ آپ کی طرف مبذول ہو گئی۔ جب آپ محراب کی جگہ پہنچتے ہیں تو آپ کو سفید پگڑی پیش کی جاتی ہے۔ آپ اس پگڑی کو پہن رہے تھے کہ میں بیدار ہو گیا۔

(محمد علی۔ الفلاح سوسائٹی۔ کراچی)

(۵۲)

قریباً مارچ ۱۹۸۲ء کے آخر کی بات ہے کہ خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ مشرق کی طرف بلندی پر پندرھویں کا چاند نمودار ہوا ہے۔ خواب میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ پندرھویں کا چاند ہے چاند کے پیچھے ایک بڑا روشن اور چمکدار ستارہ ہے۔ اور یہ بتایا جا رہا ہے کہ پندرھویں کا چاند حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ ہیں اور ستارہ کے متعلق بتایا جا رہا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ ہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

(چوہدری بشیر احمد۔ گوٹھ بشیر آباد ضلع نواب شاہ)

(۵۳)

۹ اور ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی رات کو سویا تو مندرجہ ذیل خواب دیکھی۔

میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہجوم مسجد مبارک کے باہر جمع ہے۔ اور نئے منتخب خلیفہ کا اعلان ان الفاظ میں ہو رہا ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ اور پھر میں نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو نیلگوں رنگ کے عوامی سوٹ میں ملبوس اور ڈھیلی پگڑی باندھے دیکھا۔ میں مصافحہ کے لیے حضور کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور فرطِ جذبات سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا ہوں اور اس منظر کو دیکھتے ہوئے حضور سے گزارش کرتا ہوں کہ حضور پر میرا حق زیادہ ہے میرے لیے دعا کریں۔

(نور احمد ناصر۔ سنت نگر۔ لاہور)

(باقی)

پرانے اخبار الفضل سنبھال کر رکھیں۔ یہ آپ کے بچوں کے لئے قیمتی سرمایہ ہیں۔
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عالم باعمل بزرگ

مولانا ظفر محمد صاحب کا ذکرِ خیر

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ

مکرم مولانا ظفر محمد صاحب فاضل آف احمد نگر کی وفات پر اُن کے صاحبزادے مبارک احمد صاحب نے ان کے مختصر حالاتِ زندگی تحریر کر کے چھپوائے تھے۔ حضرت مولانا صاحب سے خاکسار کے بھی بچپن سے برادرانہ تعلقات تھے اور مَیں نے مرحوم سے مدرسہ احمدیہ قادیان میں کچھ عرصہ تعلیم بھی حاصل کی تھی۔ شاعری اور ادبی ذوق بھی ہم دونوں میں قدرِ مشترک تھا۔ ان کے ذکرِ خیر کے طور پر اور ان سے اپنے وعدہ کے مطابق چند باتیں خاکسار بھی عرض کرتا ہے۔

عالم باعمل اور قادر الکلام شاعر

مرحوم نہایت مخلص عبادت گزار اور عالم باعمل بزرگ تھے۔ جب بھی احمد نگر سے ربوہ آتے تو اکثر مجھے بلا لیتے یا میرے پاس تشریف لا کر کوئی تازہ کلام سنانے کے لیے کہتے اور بعض وقت اصلاح بھی فرماتے۔ حافظہ ایسا اعلیٰ درجہ کا پایا تھا کہ شعرائے عرب اور اردو، فارسی کے شعراء کے لاتعداد اشعار زبانی یاد تھے جن کا برجستہ اور برموقع استعمال فرماتے رہتے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بہت سا عربی، اردو اور فارسی کلام بھی زبانی یاد تھا۔ خود بھی عربی، فارسی اور اردو میں نہایت اچھے شعر کہتے تھے میری دانست اور تجربہ کے مطابق ربوہ کے احمدی شعرائے کرام میں سے مرحوم کو مَیں نے ایسا پایا کہ انہیں جوانی سے اب تک کا اپنا تمام ذاتی کلام زبانی یاد اور ازبر تھا۔ ایک میرے محترم دوست مولانا مبشر احمد صاحب راجیکی ہیں اور دوسرے حضرت مولانا ظفر محمد صاحب تھے۔ کئی بار ایسا ہوتا کہ مَیں انہیں بتاتا کہ میری اس تازہ نظم میں فلاں شعر مجھے کمزور معلوم ہوتا ہے تو بعض دفعہ سنتے ہی اس کی ترکیب کو یا کسی لفظ کو یوں بدلتے کہ شعر زمین سے اُٹھ کر بلندیوں میں اُڑتا ہوا محسوس ہونے لگتا۔ بعض دفعہ اپنی کوئی نظم مجھے بھیج کر اس پر نظرِ ثانی کی ہدایت فرماتے۔ مشہور عربی شاعر متنبی کے دیوان پر اتنا عبور تھا کہ اب سے کوئی بیس سال قبل کی بات ہے متنبی کے بعض اشعار مجھے سناتے ہوئے کہنے لگے تم متنبی کے کسی بھی شعر کا پہلا مصرع پڑھو میں تمہیں اس کا دوسرا مصرع سنا دوں گا چنانچہ تجربہ کے طور پر مَیں نے جتنے مصرعے پڑھے انہوں نے ان کے دوسرے مصرعے مجھے سنا دیئے۔

قرآن کریم سے محبت

حضرت مولانا صاحب کو قرآن کریم سے بہت لگاؤ بلکہ عشق تھا اور جب تک آنکھوں نے ساتھ دیا اس کی تلاوت کے علاوہ اس کی آیات پر غور و فکر اور تدبر کرتے رہتے تھے۔ جب بینائی جاتی رہی تو ریڈیو پر قرآن کریم کی تلاوت ضرور سنتے اور بعض دفعہ قرآن کریم کے کیسٹ لگا کر تلاوت سنا کرتے۔ قرآن کریم کے حروف مقطعات کے بڑے دلچسپ اور دقیق طور پر معانی اور مطالب نکال کر سنایا کرتے تھے چنانچہ اس سلسلہ میں وہ اپنا تحریر کروایا ہوا ایک ضخیم مسودہ بھی چھوڑ گئے ہیں جو نظارت تصنیف کا پاس شدہ ہے اور ان کے صاحبزادے انشاء اللہ اسے عنقریب شائع کریں گے۔ قرآن کریم کی خوبیوں اور فضائل پر انہوں نے کئی اردو اور عربی نظمیں کہیں جو ان کے دیوان "کلامِ ظفر" میں شائع شدہ ہیں۔

خلافتِ رابعہ کے متعلق پیش خبری جو پوری ہوئی

آپ اکثر بیان کیا کرتے تھے کہ قرآن مجید کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ سورۂ مریم سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف اور طٰہٰ اور سورۂ فاتحہ میں اجمالی طور پر آخری زمانہ میں اسلام کی کامیابی اور اس کے آخری انقلابی دَور کی اور احمدیت کی ترقی کے مختلف ادوار کی پیشگوئیاں اور تاریخی امور کی طرف اشارے موجود ہیں۔ ایک روز ۱۹۸۰ء میں جبکہ برادرم ماسٹر خان محمد صاحب کے گھر پر آپ ہمارے ساتھ چائے پی رہے تھے تو اسی قسم کے تذکروں کے ضمن میں حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر کی بعض خصوصیات اور افادیت آپ نے بیان فرمائی اور پھر اپنے ذاتی تجربہ کے مطابق آپ نے حضور کے کچھ مناقب بیان فرمائے اور بتایا کہ جب قادیان میں مجھے حضور کی معیت میں کام کرنے کا شرف حاصل تھا تو مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے عام انسانی استعدادوں کے علاوہ بعض خاص اور فوق القدرت طاقتیں اور استعدادیں حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشی گئی ہیں جن کی وجہ سے بشر ہوتے ہوئے بھی وہ بشریت سے کچھ زیادہ نظر آتے تھے۔ اسی سلسلہ میں باتیں کرتے کرتے حضرت مصلح موعود کے بعد سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا ذکر آیا تو کہنے لگے کہ مجھے سورۂ فاتحہ اور بعض دیگر سورتوں کی آیات اور حروف مقطعات پر غور کرنے سے پتہ چلا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے بعد جماعت کے چوتھے خلیفہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔ اس پر ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک عزیز نے ان سے اختلاف کیا۔ لیکن حضرت مولانا صاحب نے پھر فرمایا کہ نہیں انشاء اللہ میری تحقیق اور میرا خیال درست ثابت ہوگا اور مجھے کہا کہ "مولوی صاحب آپ میری یہ بات یاد رکھیں"۔ تاہم چونکہ ایک راشد خلیفہ کی موجودگی میں آنے والے خلیفہ کے متعلق بحث یا قیاس آرائیاں کرنا اسلام میں منع ہے مَیں نے ان سے یہ پوچھنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ کن آیات یا کن دلائل کی رُو سے اپنے اس خیال کو اتنے وثوق سے بیان کر رہے ہیں۔ اور بات یہیں تک محدود رہی۔

چنانچہ بعد میں اب ہم نے اُن کی وہ پیش خبری ہو بہو اور بعینہٖ پوری ہوتی دیکھ لی ہے فالحمد للہ تعالیٰ۔

خلافتِ رابعہ کے متعلق یہ بات انہوں نے دو مرتبہ مجھ سے کہی ایک مرتبہ ربوہ میں جبکہ ہمارے ساتھ برادرم ماسٹر خان محمد صاحب اور ان کے بھائی عزیزم مجید اللہ صاحب اور مولانا صاحب کے صاحبزادے عزیزم مبارک احمد صاحب ظفر بھی بیٹھے تھے۔ اور دوسری مرتبہ احمد نگر میں اپنی مرض الموت سے کچھ عرصہ پہلے اپنے بیٹے عزیزم ناصر احمد صاحب کی بیٹھک میں جبکہ عزیز ناصر احمد صاحب اور ایک شخص بھی موجود تھا۔

خاکسار کی حوصلہ افزائی اور مہمان نوازی

۱۹۷۶ء میں ایک مرتبہ میری طبیعت میں جذباتی طور پر عجیب تغیر آگیا بعض گھریلو امور کی وجہ سے مَیں نہایت افسردہ اور مغموم سا رہنے لگا اور مجھ پر آشفتہ دلی کی سی ایسی حالت طاری رہتی کہ میری صحت گر گئی۔ حضرت مولانا صاحب کو علم ہوا تو مجھے پیغام بھیجا کہ چند روز کے لیے میرے پاس احمد نگر آجاؤ۔ چنانچہ مَیں نے دو تین روز ان کے ساتھ گزارے جس کے دوران انہوں نے دن رات مجھے باتوں میں مشغول رکھا اور ایسی عجیب باتیں اور علمی اور ادبی لطائف اور اپنی زندگی کے تجربات سنائے کہ میری طبیعت میں بشاشت اور زندہ رہنے کی اُمنگ اور ہمت و حوصلہ بڑھ گیا بعض دفعہ آدھی رات تک ہم اپنی شعر و شاعری میں گم ہو کر محظوظ ہوتے رہتے۔ اس دوران مجھے نصیحت کے رنگ میں فرمایا۔ مولوی صاحب آپ نے تو تبلیغی میدان میں اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں جلوے اور معجزے اور اس کی نصرت و تائید کی تجلیات دیکھی ہوئی ہیں آپ اس گھریلو کشمکش اور کشاکشوں سے پریشان نہ ہوں۔ دل مضبوط کر کے اپنے آپ کو اُسی زندہ خدا کے سپرد کر دیں جو ربع صدی سے زیادہ بیرونی ممالک میں آپ کی مدد کرتا رہا ہے وہ اب بھی آپ کو سکون عطا کریگا وہی ایک ہے جو کبھی بے وفائی نہیں کرتا باقی دنیا کے لوگ خواہ کتنے قریبی اور محبّ و دوست ہوں بے وفائی بھی کر جاتے ہیں ایسے کوئی ابتلاء آئے یا دوسروں کی طرف سے بے وفائی کا مظاہرہ ہو بھی تو اس وفادار خدا کا دامن ایسے وقت میں زیادہ مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیئے" نیز مجھے کثرت سے درود شریف اور قرآن کریم کی دعا

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔

دن رات سوز و گداز سے پڑھتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ان کی اتنے عرصہ کی محبت ہمدردی اور حوصلہ افزائی نے میری طبیعت پر بہت خوشگوار اثر کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس شدید ابتلاء سے نجات دے کر میرا دل مضبوط کر دیا۔ اس دوران انہوں نے اپنے کئی ایمان افروز واقعات سنائے جن میں سے اہم واقعات الفضل میں چھپ چکے ہیں۔

لاہور میں اللہ تعالیٰ کی بروقت مدد

اللہ تعالیٰ پر اپنے توکّل اور بھروسہ اور اس کی رہنمائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد کچھ عرصہ مَیں نے قادیان میں کام کیا پھر بعض حالات کی وجہ سے اپنے ضلع ڈیرہ غازی خان چلا گیا اور منشی فاضل اور ادیب فاضل کے امتحانات پاس کیے اس دوران بعض گھریلو امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں مَیں کئی دفعہ وطن کے جنگلات اور صحرا میں راستہ بھول جاتا اور خطرناک صورتِ حال پیدا ہو جاتی مگر دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی خاص رہنمائی اور مدد سے مَیں بغیر کسی گھبراہٹ کے اس خوفناک ماحول سے نکل آتا۔ حال ہی کا واقعہ یوں بیان کیا کہ ایک مرتبہ جب کہ میری نظر ابھی پوری طرح بند نہیں ہوئی تھی مجھے لاہور اپنے لڑکے طاہر احمد کے پاس ربوہ سے اکیلے ہی جانا پڑا راستہ میں بس خراب ہو جانے کی وجہ سے مَیں رات گئے لاہور پہنچا اور تانگے سے اپنی دانست میں ایسی جگہ اتر پڑا جہاں سے مَیں بآسانی اپنے لڑکے کے گھر جا سکتا تھا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ مَیں وہاں سے دور کسی اور جگہ اُتر گیا ہوں بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے مَیں سخت گھبرا گیا۔ دو ایک دوکانوں سے اپنے لڑکے کے گھر کا پتہ پوچھا مگر کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا جبکہ لڑکے کو میری آمد کا علم بھی نہیں تھا۔

اس پریشانی کے عالم میں ایک جگہ کھڑے ہوئے مَیں نہایت درد سے ذرا شکوے کے رنگ میں اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر عرض کر رہا تھا کہ اے میرے ربِّ رحیم مَیں تو تقریباً اندھا ہوں اس اندھیرے میں ان بھول بھلیوں سے نکل کر کدھر جاؤں تو نے تو ہمیشہ میری رہنمائی فرمائی ہے آج کیا ہوا ہے میرے مولا کہاں ہیں تیری مدد کے فرشتے؟ ۔؟ میں اللہ تعالیٰ سے اس گفتگو میں مصروف ایک دیوار پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا کہ اچانک میرا لڑکا طاہر احمد سامنے سے آگیا اور سلام علیکم کے بعد کہنے لگا "ابا جی کیا مَیں خواب دیکھ رہا ہوں آپ اس وقت یہاں کہاں؟ یہ جگہ تو میری رہائش گاہ سے ایک طرف اور کافی دور ہے مَیں تو ادھر اپنے کسی کام آیا تھا کہ گزرتے ہوئے آپ پر نظر پڑ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبات سے میرا دل گداز ہو گیا اور مَیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اس کا ہزار ہزار شکر کرتے ہوئے طاہر احمد سے کہا بیٹا پہلے مجھے جلدی گھر لے چلو وہاں پر پوچھ لینا میں کیسے اور کیوں یہاں کھڑا تھا تجھے اس طرف کوئی کام تھا یا نہیں مجھے تو یقین ہے کہ میرا خدا تجھے صرف میری خاطر اس طرف لے آیا ہے۔

مولوی صاحب بتائیں میں کون ہوں؟

ایک مرتبہ بیٹھے بیٹھے میں نے حضرت مولانا صاحب سے عرض کیا "اپنا کوئی کلام سنائیں"۔ اس پر کہنے لگے ایک روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی احمد نگر کی اراضی پر تشریف لائے تھے اس وقت میری بینائی خراب ہو چکی تھی۔ میں حضور سے ملنے گیا تو از راہِ خوش طبعی حضور نے فرمایا "مولوی صاحب بتائیں میں کون ہوں" میں نے حضور کے اس سوال کا جواب شعروں میں دیا جو یہ تھے۔

کیا بتاؤں میں کہ حضرت کون ہیں
ملتِ اسلامیہ کے عون ہیں
بدر میں جو دین کو نصرت ملی
آپ ہیں اس دور میں نصرت وہی
آپ ہیں وہ رہنمائے قافلہ
حق نے جس کا نام رکھا نافلہ
جانشینِ حضرتِ محمود ہیں
وارثِ موعود بن موعود ہیں
آپ بھی اک چودھویں کے چاند ہیں
جس کی تابانی سے انجم ماند ہیں
احمد و محمود و ناصر خوش خصال
ہیں سبھی ابنائے فارس کے رجال
آپ کی عظمت کی شاہد طالمود
معترف تھی آپ کی قوم یہود
یا کریم ابن الکریم ابن الکریم
اَنْتَ تَھْدِیْنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم
میں تو ہوں بس اس قدر ہی جانتا
اس سے بڑھ کر کچھ نہیں پہچانتا
بے بصر ہے ہر بشر مثلِ ظفر
دوسروں کے حالِ دل سے بے خبر
قوم کے سر پہ ہو سایہ آپ کا
جانتا ہے حق ہی پایہ آپ کا

حضرت مولانا ابوالعطاء مرحوم سے وعدہ

ایک مرتبہ مجھے سنایا کہ عرصہ کی بات ہے جب "جامعہ احمدیہ" کا ادارہ احمد نگر میں تھا تو ایک روز حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم رحمہ اللہ تعالیٰ سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ نے از راہِ مذاق مجھے فرمایا۔ مولوی صاحب یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم دونوں میں سے کون پہلے اُسے پیارا ہو کر اس دنیا سے رحلت کرے گا تاہم آئیے ہم ایک دوسرے سے وعدہ کریں کہ ہم میں سے جو پہلے فوت ہو دوسرا اس کا ذکرِ خیر اور حالات تحریر کر کے بغرضِ دعائے مغفرت الفضل میں شائع کرائے میں نے یہ وعدہ کرنے کے بعد کہا اگر بقضائے الٰہی ہم دونوں ایک ہی وقت وفات پا گئے تو پھر اِن وعدوں کا کیا ہوگا؟۔ تو انہوں نے فرمایا پھر تو مجبوری ہے تاہم پھر بھی یہ ہو سکتا ہے کہ ہم دونوں وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور ایک دوسرے کی مغفرت کی التجا کریں۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مجھ سے پہلے ایسے وقت وفات پا گئے کہ میں بینائی کی کمزوری کی وجہ سے کچھ لکھ نہ سکتا تھا۔ پھر بھی میں نے اُن کے ذکرِ خیر اور دعائے مغفرت کی تحریک کے طور پر سب سے پہلے نظم کہی جو الفضل میں شائع ہو گئی تھی

شدید مرض کے باوجود مطمئن تھے

یہ واقعہ حضرت مولانا صاحب نے مجھے اپنی مرض الموت کے دوران غالباً فروری ۸۲ء میں سنایا تھا اور اس کے بعد مجھے کہنے لگے مولوی صاحب مجھے موت سے کوئی ڈر نہیں میں نے اپنے بچوں کو بھی تسلی دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ وہ میری مغفرت فرمائے گا البتہ میری خواہش ہے کہ میری وفات کے بعد آپ ضرور میرے حالات بیان کر کے یا کچھ شعر کہہ کر شائع کروا دیں تا دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو میرے لیے مغفرت کی دعا کرنے کی تحریک ہو۔ چنانچہ میں نے حسب وعدہ اللہ تعالیٰ سے توفیق پا کر ان کے کچھ حالات بھی تحریر کر دیئے رہیں اور نظم بھی کہی تھی جو ان کی وفات پر چھپ گئی تھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین اس عاجز محمد صدیق کے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور پرانی بیماریاں دور کر کے کارآمد زندگی سے نوازے۔

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(مرتبہ: ثریا خانم صاحبہ بنت محترم رانا منیر احمد خان صاحب)

چوتھا اجلاس بروز ہفتہ

۴۵-۲ پر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے درسِ حدیث شروع کیا۔ آپ نے حدیث کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ایک حدیث انقلابِ انسانیت کی بنیاد ہے خدا تعالیٰ کے کلام کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وہ خاموش آواز ہے جس کا ہر لفظ زندگی بخش ہے اس لیے خدا تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک بھی کہنا چاہیئے۔

اس کے بعد آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک لطیف حدیث بیان کی جس میں تین باتوں کو ایک کامل مسلمان کی تعریف کا پیمانہ قرار دیا گیا ہے۔ پہلا یہ کہ خدا کا رسول ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرا یہ کہ کسی سے خدا تعالیٰ کی خاطر محبت کرنا اور تیسرے یہ کہ خدا اور رسول پر ایمان لا کر اس پر چٹان کی طرح مضبوطی سے قائم رہے۔

آپ نے اس حدیث کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی خدا کے رسول سے محبت اور اس پر ایمان محکم کو بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام سے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ بیان فرمایا۔

آپ نے لجنہ اماء اللہ کو نصیحت فرمائی کہ جس طرح جماعت کے بزرگ صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہیں اسی طرح احمدی مستورات کو بھی صحابیاتؓ کے رنگ میں رنگین ہو کر اطاعتِ رسول محبتِ رسول کے سلسلہ میں قربانیوں میں شامل ہونا چاہیئے آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں شانِ محمدیت کو بیان کیا۔

سوا چار بجے آپ کا درس ختم ہونے کے بعد محترمہ طاہرہ بشریٰ صاحبہ نے تلاوت کی۔ محترمہ خاتم النساء وردہ صاحبہ کی نظم کے بعد ۲۵-۴ پر بقیہ فی البدیہہ تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس دوران انگریزی تقریری سیمی فائنل مقابلہ لجنہ ہال میں ہوا۔ جس میں آٹھ مقررات کو فائنل مقابلہ کے لیے منتخب کیا گیا،

اس کے بعد مقالہ نگاری میں اوّل دوم سوم آنے والی لڑکیوں کو علی الترتیب ۳۰۰/- ۲۰۰/- ۱۰۰/- کے نقد انعام دیئے گئے۔ اس سال مقالہ کا عنوان سیرت حضرت خدیجہؓ تھا جس میں اوّل:۔ خالدہ آفتاب شیخوپورہ دوم رفیقہ صداقت جھنگ اور سوم صادقہ فضل ماڈل ٹاؤن لاہور رہیں:۔

قریباً ساڑھے پانچ بجے محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے حضرت اقدس ..... کی سیرت طیبہ کے چند پہلوؤں خصوصاً محبت الٰہی، توکل علی اللہ۔ عشقِ قرآن، اور عشقِ رسول عربیؐ کو آپ کی حیاتِ مبارکہ کے واقعات اور آپ کے منظوم کلام کے ذریعہ اجاگر فرمایا۔ نیز بیان کیا کہ آپ صفاتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل مظہر تھے۔ قرآنِ کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن۔

تو حضرت اقدس ..... کی سیرت کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ آپ اپنے آقا و مطاع کے مکمل ظل تھے۔

آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق کی بنا پر ان پر فرض ہے کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس ..... کے بابرکت نمونہ کو اپنا کر آپ کے رنگ میں رنگین ہوں اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں آپ نے خواتین کو حضرت اقدس ..... کا نہایت قیمتی ارشاد سنایا جس میں خواتینِ جماعت احمدیہ کو تقویٰ اختیار کرنے، دنیا کی زینت سے دل مت لگانے، خاوندوں کی مطیع و فرمانبردار ہونے اور صالحات و قانتات کی مکمل تصویر بننے کی تلقین کی گئی ہے۔

۵۰-۵ پر آپ کی تقریر ختم ہوئی اور دینی معلومات کا بقیہ مقابلہ شروع ہوا۔ ۶ بجے مقابلے کے بعد معیار دوم کا فائنل تقریری مقابلہ شروع ہوا جس میں سیمی فائنل کی دس منتخب مقررات نے حصہ لیا۔ منصفات کے فرائض۔

۱۔ محترمہ رضیہ وردہ صاحبہ (۲) محترمہ امۃ الکافی صاحبہ ربوہ (۳) محترمہ امۃ الحفیظ خیر البشریٰ صاحبہ راولپنڈی نے انجام دیئے۔ منصفات کے فیصلہ کے مطابق:۔

اوّل روبینہ ندیم ربوہ دوم خالدہ اشرف ربوہ اور سوم لبنیٰ مبارک راولپنڈی رہیں

اس دوران بیت بازی کا سیمی فائنل مقابلہ لجنہ ہال کی گیلری میں ہوا۔ قریباً سات بجے چوتھا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔

پانچواں اجلاس

سوا آٹھ بجے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جو محترمہ نعیم حمید صاحبہ نے کی۔ محترمہ وسیمہ صاحبہ کی نظم کے بعد شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

اسلام کا آفتاب پورے کمال کیساتھ چڑھے گا

حضرت اقدسؑ اپنی کتاب فتح اسلام صفحہ ۱ پر رقمطراز ہیں۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزازِ اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کریں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس اجلاس میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا انتخاب حضرت سیدہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت ہوا جس میں کثرتِ رائے سے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کو صدر لجنہ مرکزیہ منتخب کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس انتخاب کو منظور فرماتے ہوئے تین سال کے لیے آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔ خدا تعالیٰ یہ انتخاب نہایت مبارک کرے اور آپ کی بابرکت قیادت میں لجنہ اماء اللہ کا ہر قدم ترقی کی راہ پر گامزن رہے

شوریٰ کی بقیہ کارروائی رات گیارہ بجے تک جاری رہی جس میں ایجنڈے کی تجاویز کو زیر بحث لاکر انہیں منظور یا رد کیا گیا۔ بعد ازاں ضلعی لجنات میں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات اور شعبہ مال میں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات کو سندات دی گئیں۔ آخر میں محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے بہنوں کو آپس کے ساتھ تعاون کرنے کی تلقین فرمائی۔ ٹھیک گیارہ بجے دعا کے ساتھ پانچواں اجلاس ختم ہوا۔

تیسرا دن ۱۷ اکتوبر بروز اتوار

چھٹا اجلاس

۷ بجکر ۴۵ منٹ پر چھٹے اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ کی تلاوت سے ہوا۔ نظم محترمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ نے پڑھی۔ ۸ بجکر ۵ منٹ پر انگریزی تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں سیمی فائنل کی آٹھ منتخب مقررات نے حصہ لیا۔ منصفات کے فرائض۔

(۱) محترمہ صادقہ رمضان صاحبہ ربوہ
(۲) " رفیعہ رامہ صاحبہ "
(۳) " نسیم سعید صاحبہ راولپنڈی

نے انجام دیئے۔ فیصلہ کے مطابق۔

اوّل۔ امۃ الشافی لاہور
دوم۔ طلعت چیمہ "
سوم۔ مبارکہ نذیر ربوہ رہیں اور انعام خصوصی کی مستحق جماعت راولپنڈی قرار پائیں۔

۳۹-۸ پر تقریری مقابلہ معیار دوم میں پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

۵۰-۸ پر محترمہ رفیعہ رامہ نے "موازنہ مذاہب عالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ فطرت انسانی میں

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی

کے مطابق خالق کو تسلیم کرنے کی بات رکھی ہے خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اس نے پیدائش انسانی سے لے کر انسان کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ ان انبیاء کی تعلیم کا نام مذہب ہے۔

آپ نے حضرت اقدس ..... کے بیان فرمودہ سچے مذہب کی شناخت کے معیار کے مطابق اسلام کا موازنہ یہودیت، نصرانیت ہندو مذہب، اور بدھ مذہب سے کیا۔ آپ نے حوالوں سے ثابت کیا کہ توحید خالص کی تعلیم سوائے اسلام کے کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ قرآن کریم

فَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی

کہ کر خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرتا ہے جبکہ دید کا خدا تمام اعلیٰ صفات سے متصف نہیں بلکہ تخلیق کے لیے مادہ اور روح کا محتاج ہے۔ اسی طرح عیسائیت کا خدا آزمایا بھی گیا اور مر بھی گیا۔

آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا اسلام کی تعلیم انسانی حقوق کے باہمی رشتہ کو توڑتی نہیں بلکہ اس کے برعکس ہندو مذہب چند مخصوص ذاتوں کے سوا باقی سب نوعِ انسانی کو ہدایت دینے سے انکاری ہے۔ آپ نے فرمایا سب سے بڑی خوبی اسلام کی یہ ہے کہ صرف وہی اپنے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت رکھتا ہے۔

۰۸-۹ پر محترمہ شمیم فضل صاحبہ ربوہ نے "سیرت سیدہ ام وسیم" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ ربوہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی ۲۰-۹ پر نظم کے بعد محترمہ ریحانہ شاہین صاحبہ نے "سیرت حضرت استانی میمونہ صوفیہ" کے عنوان پر تقریر کی۔

۳۰-۹ پر بیت بازی کا فائنل مقابلہ شروع ہوا جس میں سیمی فائنل کی گیارہ منتخب لڑکیوں نے حصہ لیا۔ منصفات کے فرائض محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ اور سلیمہ قمر صاحبہ ربوہ نے انجام دیئے۔ فیصلہ کے مطابق امۃ النور ربوہ، بشریٰ طیبہ ربوہ۔ امۃ الجمیل کراچی، بشریٰ نسرین چونڈہ عقیلہ شمس لاہور عارفہ نصیر قیادت ۱۰ کراچی مبارکہ بٹ سیالکوٹ۔ شفقت سعید شیخوپورہ اوّل رہیں۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے بیت بازی میں پوزیشن حاصل کرنے والی ہر لڑکی کو انعام کے علاوہ ۵۰/- روپے اور انعام دینے کا ارشاد فرمایا کیونکہ اس مقابلہ میں انعام حاصل کرنا لڑکیوں کی ذاتی محنت کا نتیجہ ہے۔

۱۸-۱۰ پر مقابلہ ختم ہوا۔ اور حفظ قرآن کے مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں کا اعلان ہوا۔ اس مقابلہ میں منصفات کے فرائض محترمہ نجم النساء صاحبہ ربوہ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ کراچی اور محترمہ بیگم جنود اللہ صاحبہ سرگودھا نے انجام دیئے۔ فیصلہ کے مطابق۔ اوّل طاہرہ صدیقہ ربوہ نصرت اکرم راولپنڈی وسیمہ قدسیہ کراچی قیادت نمبر ۲ اور سوم حفیظہ نسرین کوئٹہ رہیں۔

انعامات تقسیم ہونے کے بعد ساڑھے دس بجے محترمہ نجم النساء صاحبہ کی نظم کے بعد محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ نے "سیرت حضرت سیدہ منصورہ بیگم" کے موضوع پر تقریر کی۔

۵۷-۱۰ پر محترمہ امۃ الحفیظ خیر البشریٰ راولپنڈی نے "ذکر الٰہی" کے موضوع پر تقریر کی۔

۶-۱۱ پر محترمہ طاہرہ شمس صاحبہ نے نظم پڑھی اور ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر لجنات کی طرف سے آئے ہوئے علمی و مذہبی سوالات کے جوابات محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ نے پڑھ کر سنائے۔

۱۱ بجکر ۳۵ منٹ پر محترمہ فرخندہ شاہ صاحبہ نے لجنات بیرون پاکستان کی رپورٹ پڑھکر سنائی بعد ازاں انعامات تقسیم کیے گئے جس کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد میں کہے گئے اپنے اشعار سنائے۔

سوا بارہ بجے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے بہنوں سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد، تعوذ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کے بعد بحیثیت صدر لجنہ مرکزیہ بعض نقائص کی نشاندہی کرتے ہوئے بہنوں کو خلیفۂ وقت کی اطاعت، وقت کی پابندی، صفائی سیکرٹریوں اور منصفین کے فیصلہ پر اعتماد کا جذبہ پیدا کرنے طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ خدمت دین کی توفیق ملنا انعام خداوندی ہے۔ اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں یہ جذبہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ کام کی تعریف کی جائے بلکہ محض خدا تعالیٰ کی خاطر خدمتِ دین کا کام کریں۔

بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ وہ بچے ہیں جن کے کندھوں پر آئندہ عظیم ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں ان کے دلوں میں خلافت سے وابستگی، خشیت الٰہی، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جذبہ، اور احمدیت کی خاطر قربانیاں دینے کا جذبہ پیدا کریں۔

حضرت سیدہ محترمہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواتین کے متعلق جاری کردہ مہم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلہ میں اپنے علم دین کو بڑھائیں اور چودہ سو سال قبل کی صحابیاتؓ کا نمونہ پیدا کریں۔ تربیت، اتحاد اطاعت، اور تعاون کے بغیر منازلِ ترقی طے نہیں ہو سکتیں۔ آخر میں آپ نے بہنوں کو خدا حافظ کہتے ہوئے تقریباً ایک بجے عہد، دہرانے اور دعا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کے بائیسویں سالانہ اجتماع کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

ساتواں اجلاس

اس اجلاس میں مقام اجتماع سے ریلے شدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب اور دیگر کارروائی مقام اجتماع خدام الاحمدیہ سے سنی گئی۔

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی کا یہ اجلاس محترمہ نصرت آرا بیگم صاحبہ کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ ہمارے پیارے بزرگ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی اہلیہ محترمہ تھیں جو ۱۸ اکتوبر کو ۸ بجے صبح مختصر سی علالت کے بعد جناح ہسپتال کراچی میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، مہمان نواز۔ صاف گو، خدمتِ دین میں خود بھی حصہ لیتیں اور اپنے شوہر کے ساتھ جماعتی کاموں میں مدد کرتیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں لہٰذا آپ کا جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر لاہور سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لے جایا گیا۔ ۱۹ اکتوبر کو بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی غلام محمد صاحب (ناظر بیت المال خرچ) نے دعا کروائی۔ ہم اس حزن و ملال کے موقع پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی آپ کے بیٹوں، بیٹی، بہوؤں اور دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قربِ خاص سے نوازے اور جنت الفردوس میں بلند تر مقام عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی)

معاونین خصوصی وقف جدید کی دو صفیں

۱۔ صف اوّل ایک ہزار روپے یا اس سے زائد ادا کرنے والے احباب

۲۔ صف دوم پانچ صد روپے سے ایک ہزار تک ادا کرنے والے احباب

صاحبِ استطاعت احباب سے مالی جہاد میں قدم آگے بڑھانے کی درخواست ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی دورہ

مکرم و محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی (امیر وفد) کی قیادت میں ایک مرکزی وفد نے ۲۲ ستمبر سے ۲۶ ستمبر ۱۹۸۲ء تک ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کا تربیتی دورہ کیا۔ دیگر اراکین مندرجہ ذیل تھے۔

مولوی محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ۔ بشارت احمد محمود صاحب قائمقام مربی ضلع سیالکوٹ۔ خواجہ رفیع الدین بٹ صاحب قائمقام امیر ضلع سیالکوٹ۔ ملک مبشر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ۔

مختلف جماعتوں میں منعقد ہونے والے جلسوں کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے۔

ظفیانوالہ ۲۲ ستمبر کو ۲ بجے دوپہر ظفیانوالہ میں اس دورہ کا پہلا جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم امیر وفد، مکرم مولوی محمد اعظم اکسیر صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ گوجرہ، جنڈو ساہی، کنڈن سیاں اور بھاڈے والا کے احباب نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

ڈسکہ اسی روز بعد نماز عشاء ڈسکہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں جملہ اراکین وفد نے تقاریر کیں۔ مانگا کے احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔

بھروکے کلاں ۲۳ ستمبر کو "بھروکے" میں بعد نماز ظہر و عصر جلسہ ہوا۔ جس میں جملہ اراکین وفد نے تقاریر کیں۔ عزیز پور، ترسکہ منڈیکے گورایہ۔ بڈھا گورایہ، اور موسے والا سے بھی دوست شامل ہوئے

ریلوے اسی روز بعد نماز عشاء "ریلوے" میں جلسہ ہوا۔ وفد کے تمام ممبران نے تقاریر کیں، کور پور، اور ڈنڈ پور کھرولیاں سے بھی دوستوں نے شرکت کی۔

سیالکوٹ شہر ۲۴ ستمبر کو مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے مسجد کبوتراں والی سیالکوٹ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور بعد نماز جمعہ تربیتی جلسہ ہوا جس میں وفد کے جملہ اراکین نے تقاریر کیں۔ سلیم پور، گوہد پور، اور پکی کوٹلی کے علاوہ دیگر بہت سی جگہوں کے احباب نے بھی اس اجلاس میں شرکت کر کے استفادہ کیا۔

ڈھپئی چھٹا جلسہ بعد نماز عشاء ڈھپئی میں منعقد ہوا۔ جملہ اراکین وفد نے تقاریر کیں۔ مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ چک سدے، کالا گھمناں، کوٹلی لوہاراں شرقی و غربی کے احباب بھی شامل ہوئے۔

چونڈہ ۲۵ ستمبر کو بعد نماز ظہر و عصر چونڈہ میں جلسہ ہوا۔ تمام ممبران وفد نے تقاریر کیں۔ مانگا، چانگریاں، کھرپا، لبے کے، کھانوالی اور مرل کے احباب بھی ان تقاریر سے مستفید ہوئے

پنڈی بھاگو اسی روز بعد از نماز عشاء پنڈی بھاگو میں اجلاس ہوا۔ تمام اراکین وفد نے خطاب کیا۔ معراجکے، رائے پور اور ٹھروہ کے احباب بھی شامل اجلاس ہوئے

ڈگری گھمناں ۲۶ ستمبر کو بعد نماز ظہر و عصر ڈگری گھمناں میں جلسہ ہوا بن باجوہ، جودھا، تارڑ، کمالہ، کوٹ کوڑا، سرنگیاں کورے کی، پنجگرائیں اور رندھاوا کے احباب نے بھی تقاریر سے استفادہ کیا۔

کلاس والا اس دورہ کا آخری اجلاس کلاس والا میں بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جملہ اراکین وفد نے تقاریر کیں۔ اونچہ پہاڑ نگ بلو تولہ۔ چوہڑ منڈا۔ نوکھریاں، کھیوہ باجوہ۔ کمقووالی اور دادوالی کے احباب بھی شامل ہوئے

خدا کے فضل سے اس تربیتی دورہ سے جماعتوں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ جو علمی ترقی اور تربیت کا ذریعہ بھی تھا۔ اس میں خلافت کی اہمیت و برکات اور ہماری ذمہ داریوں سے آگاہ کر کے اپنے آپ کو تعلیم اسلامی کا عملی نمونہ بننے کی ترغیب دلائی گئی۔ خدا تعالیٰ اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(بشارت احمد محمود مربی سلسلہ سمبڑیال)

نمایاں کامیابی

خاکسار نے مئی ۱۹۸۲ء میں فرنچ کلچرل سنٹر اسلام آباد سے پیرس کے انٹرنیشنل سکول آف فرنچ لینگویج اینڈ سویلائزیشن کے فرنچ لینگویج ڈپلومہ کا امتحان دیا تھا۔ اب پیرس سے متعلقہ امتحان کا نتیجہ موصول ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار نے ۹۸ فیصد مارکس لے کر ملکی و غیر ملکی طلبہ و طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجھے اس زبان میں مہارت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تادم آخر مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔

(طارق محمود طارق واقف زندگی حدیقۃ المبشرین ربوہ)

لجنات فوری توجہ کریں

سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنات اماء اللہ کو جو ارشادات فرمائے ہیں وہ ۲۳ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ ارشادات اور ہدایات کسی ایک لجنہ کے لیے نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی احمدی مستورات اور لجنات کے لیے ہیں تمام عہدہ دار فوری طور پر غور کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں سکیم بنا کر لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں تا حضور کی خدمت میں بغرض ہدایت و منظوری پیش کی جا سکے۔ یہ تجویزیں علیحدہ کاغذ پر بھجوائیں۔ ماہانہ رپورٹوں پر نہیں۔ نیز ہر شہر قصبہ اور گاؤں کے امراء مربیان اور پریذیڈنٹوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر قصبہ یا گاؤں میں حضور کے ان ارشادات کو جمعہ کے دن وہاں کی عورتوں تک پہنچا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ قیام مراکز وقف جدید اور انصار صاحبان

ناظمین اضلاع و زعماء انصار اللہ اپنے حلقہ اور مجالس میں تحریک فرمائیں کہ صاحب حیثیت مخلصین مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

۱۔ پورے مرکز کا خرچ -/۷،۲۰۰ روپے سالانہ یکمشت یا ماہانہ اقساط میں ادا فرما کر۔

۲۔ نصف مرکز کا خرچ -/۳،۶۰۰ روپے سالانہ یکمشت یا ماہانہ اقساط میں ادا فرما کر۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

خدائی قانون

"اور جس دن تم نے یہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں تم کسی سے نہیں ڈرتے اُس دن وہ آپ ہی لوگوں کے دلوں کو بدل دے گا جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس زمانہ کے متعلق خبریں دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ دن ایسے ہوں گے کہ رات کو لوگ کافر سوئیں گے اور صبح اٹھیں گے تو مسلمان ہوں گے۔ پھر خدا خود لوگوں کے دلوں کو بدلے گا اور انہیں کھینچتے ہوئے تمہاری طرف لے آئے گا۔ دوارب دنیا کے دلوں کو بدلنا تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے خدا تعالیٰ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے دلوں کو بدل دو اور یہی تبلیغ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ تبلیغ یہ نتیجہ پیدا نہیں کرتی کہ دنیا مسلمان ہو جائے تبلیغ یہ نتیجہ پیدا کرتی ہے کہ تم مسلمان ہو جاتے ہو اگر تم تبلیغ نہیں کرتے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم ڈرتے ہو کہ لوگ ہمیں دکھ دیں گے لیکن جب تمہارے اندر تبلیغ کا جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ جوش ثابت کر دیتا ہے کہ تم لوگوں سے نہیں ڈرتے تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کہتا ہے مخالفت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ کفر کا زمانہ جاتا رہا جاؤ اور ہمارے مامور کی ڈیوڑھی پر سر رکھ دو کہ اس کے بغیر تمہاری نجات نہیں اور جب خدا کہتا ہے۔ تو دنیا آپ ہی کھنچی چلی آتی ہے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے عیسائیت کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوا۔

(مہتمم اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

میرا بچہ ولی الرحمٰن قیصر عمر تقریباً ۹ سال ۱۱ ستمبر سے بیمار ہے۔ ۱۰ اکتوبر سے ریلوے ہسپتال میں داخل ہے بخار ہے کبھی کم ہو جاتا ہے کبھی زیادہ ہو جاتا ہے بزرگان سلسلہ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بچے کو صحت یاب کرے۔ آمین (بشارت الرحمٰن۔ لاہور)

* خاکسار کے برادر اکبر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مقیم لندن کو کچھ عرصہ سے عارضہ قلب ہے دو بار داخل ہسپتال ہونا پڑا۔ ایک بار تو خاص وارڈ (Intensive care unit) میں دو روز رہے۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ کریم اپنے فضل سے ڈاکٹر صاحب کو شفاء عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور ان کو صحت لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(سردار بشیر احمد انجینئر ربوہ)

وقف جدید کا سالِ رواں ختم ہونے میں ۲ ماہ کا عرصہ باقی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ چندہ جلد ادا فرمائیں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال وقف جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی عبدالواحد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ مقبوضہ کشمیر وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مولوی عبدالواحد صاحب فاضل سابق مبلغ و امیر جماعتہائے احمدیہ مقبوضہ کشمیر، ۱۰ اکتوبر کو اپنے آبائی گاؤں کوریل (مقبوضہ کشمیر) میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بچپن میں ہی تحصیل علم کے لئے قادیان آ گئے تھے۔ مولوی فاضل تک آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث علیہ الرحمۃ کا ہم جماعت ہونے کا شرف حاصل رہا۔ مولوی فاضل کے بعد مبلغین کلاس پاس کی اور مرکزی انتظام کے تحت وادی کشمیر میں تبلیغ دین اور تربیت کی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۳۳ء میں تحریک آزادی کشمیر کے سلسلہ میں مہاراجہ کی حکومت نے آپ کو گرفتار کر کے ایک لمبا عرصہ مظفر آباد جیل میں رکھا اور آپ کو اس قدر جسمانی اور ذہنی اذیتیں دی گئیں کہ آپ کو دماغی عارضہ لاحق ہو گیا۔ جس کا اثر ہر صدمہ کے وقت ظاہر ہو جاتا تھا۔ آپ انتہائی علم دوست، عابد و زاہد تھے دماغی عارضہ کی صورت میں بھی عبادت اور تبلیغ کی طرف ہی رجحان رہتا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان آتے تو اردگرد کے سکھوں اور ہندوؤں کو بڑی جرأت سے تبلیغ کرتے۔ نہایت سادہ زندگی گزاری۔ قناعت، صبر، شکر اور زندہ دلی آپ کے نمایاں اخلاق تھے۔ کشمیر کی جماعتوں کی تربیت میں آپ کی خدمات یاد رہیں گی۔ خاندان حضرت اقدس ... سے عشق تھا۔ ہمیشہ جلسہ سالانہ میں شرکت فرماتے اور جلسہ کے بعد تین چار ماہ کا عرصہ مرکز سلسلہ میں گزارتے۔ علاوہ سلسلہ کی کتب کے ہمیشہ امام رازی کی تفسیر کبیر اور مولانا روم کی مثنوی زیر مطالعہ رکھتے تھے۔

آپ موصی تھے لیکن آپ کو آپکے آبائی قبرستان میں ہی دفن کیا گیا۔ آپ کے پسماندگان میں صرف آپ کی اہلیہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ ہیں جو تاسفور کی احمدی خواتین کی تربیت میں نمایاں کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ مرحوم خاکسار کے ماموں اور خواجہ مبارک احمد خواجہ برکات احمد (دارالرحمت) کے چچا تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

(سید عبدالحی ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف)

مد مکانات مستحقین

"دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں غرباء کے مکانات تعمیر کرانے کے لئے "مد مکانات مستحقین" کھول دی گئی ہے۔ اس فنڈ میں ادائیگی کے لئے جملہ رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام براہ راست بھجوائی جائیں" (پرائیویٹ سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کا ساتواں سالانہ اجتماع

ریڈیو نائیجیریا اور اخبارات نے انٹرویو کے ذریعے تشہیر کی

نائیجیریا سے مکرم و محترم امیر صاحب یہ خوشکن اطلاع دیتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کا ساتواں سالانہ اجتماع ہمیشہ کی طرح امسال بھی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع اور سوگہورہ (۶۸ ۵۶ ۵۰) کے مقام پر دو روز یعنی ۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کی تاریخوں میں جاری رہ کر بخیر و خوبی احتمام پذیر ہو گیا۔ خدا کے فضل سے امسال ۲۴ مجالس کے نمائندوں نے کم و بیش ۶۰۰ کی تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کو کامیاب بنایا۔ اجتماع کے خاص پروگراموں میں تقریری مقابلے اور امیر صاحب کا خطاب تھا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں احمدی مستورات کو اسلامی تعلیمات پر سختی سے کاربند رہنے کی تلقین کی۔

تقریری مقابلے ناصرات اور لجنہ دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوئے۔ لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کی نیشنل پریذیڈنٹ الحاجہ عائشہ بنگبلہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ ۲۲ اکتوبر کو مرکزی مسجد ابادان میں ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر ۱۸۰۰ نابڑے کے عطیات جمع ہوئے اور دو افراد نے احمدیت قبول کی۔

ریڈیو نائیجیریا اور ڈیلی سیکیج اخبار کے نمائندوں نے انٹرویو لئے۔

بقیہ: نمائش

اور مسجد کے افتتاح کی خبر درج تھی۔ سٹال پر آنے والے زائرین میں کینیا حکومت کے ایک وزیر بھی تھے انہیں ایک سواحیلی اور ایک انگریزی کتاب تحفۃً پیش کی گئی۔ وزیر موصوف نے ہمارے لٹریچر میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

سٹال پر بعض لوگوں سے اچھی خاصی طویل مذہبی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ انیس ستمبر کو نیروبی میں ماہانہ یوم التبلیغ منایا گیا احباب کو چار گروپوں میں تقسیم کر کے شہر کے مختلف اطراف میں بھیجا گیا۔ سینکڑوں پمفلٹ تقسیم کرنے کے علاوہ مجموعی طور پر ۷۳۲/۶۵ شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین اور مخلصین کی مساعی میں برکت ڈالے آمین یا رب العالمین۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

ناروے مشن ہاؤس میں

دس روز میں ۳۰۰ زائرین کی آمد

مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ ناروے اپنی ایک حالیہ رپورٹ از ۲۳ ستمبر تا ۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں رقمطراز ہیں کہ تین صد ناروے بجین سات گروپوں کی صورت میں اوسلو میں احمدیہ مسجد کو دیکھنے اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے آئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مغرب میں ہمارے مشن یعنی تبلیغ کے مراکز میں احباب دلچسپی لے رہے ہیں ان کی آمد کی وجہ سے تبلیغ کے اچھے مواقع میسر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل غرب کے دل اسلام کی جانب مائل کر دے اور ہمارے مبلغین کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

سوئٹزرلینڈ کے لائن کلب میں

اسلام پر لیکچر

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ مکرم نسیم مہدی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ گیارہ اکتوبر کو زیورک سے چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر RAPPERSWILL کے مقام پر وہاں کے لائن کلب نے جرمن زبان میں اسلام پر لیکچر کی دعوت دی، یہ لیکچر پون گھنٹہ کا تھا لیکچر کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جو مزید پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ چالیس افراد حاضر تھے اکثر افراد نے لیکچر کے بعد تذکرہ کیا کہ ان کی اسلام کے بارہ میں اکثر غلط فہمیاں دور ہو گئیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت

فوری رجسٹری اور فوری قبضہ

شکور پارک جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔

شکور پارک بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی۔ چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ

شکور پارک مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۲ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانیکی گارنٹی۔ ۔ رابطہ کے لئے۔

پروپرائٹر:-

★ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

★ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

★ علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴

★ صدیق اسٹیٹس ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰